حالات و مقامات

ادارہ

جہادِ افغانستان کے چھ برس

جہادِ افغانستان ساتویں برس میں داخل ہو گیا ہے۔ لاکھوں سر بکف جیالے اپنے وطن کی یخ بستہ فضاؤں کو اپنے گرم لہو سے پگھلانے اور دشمن کو جارحیت کا مزہ چکھانے میں مصروف ہیں۔ ادھر شنید ہے کہ ڈیگن گورباچوف مذاکرات میں مسئلہ افغانستان پر گفتگو ہوئی اور جمود ٹوٹنے کے آثار دکھائی دیے۔ جنیوا کے مذاکرات سے بھی نئی امیدیں وابستہ کی جا رہی ہیں۔ لیکن افغانوں کے لیے صحیح راہ اپنی قسمت اپنے لہو سے تحریر کرنے کے سوا کوئی نہیں۔ ان کا پختہ یقین ہے کہ اپنی جنگ انہیں تنہا ہی لڑنا ہے۔ اگرچہ یہ جنگ تنہا ان کی نہیں، بلکہ یہ پوری اُمتِ مسلمہ کی بقا اور حرمت کی جنگ ہے۔

دسمبر ۱۹۷۹ء میں روس کی ایک لاکھ سے زائد فوج افغانستان میں داخل ہوئی تھی، تو شاید روسی حکومت کے گمان میں بھی نہ تھا کہ بے سر و سامان مجاہدین اس کی قوت اور اسلحہ کا چند روز بھی مقابلہ کر سکیں گے۔ لیکن مجاہدین کی چھ سالہ بے مثال مزاحمت نے "سپر طاقت" کا سارا بھرم کھول دیا۔ محتاط اندازوں کے مطابق تیس ہزار سے زیادہ روسی فوجی مارے گئے۔ اربوں روبل کا روسی اسلحہ، طیارے، ٹینک اور بکتر بند گاڑیاں افغانستان کی بلندیوں اور ترائیوں میں برباد ہوئیں۔ کابل سے صرف ساٹھ کلو میٹر دور پنج شیر میں مجاہدین چھ برس سے روسیوں کے سینے پر مونگ دل رہے ہیں اور روسی فوج اُن پر بیسیوں چھوٹے بڑے حملے کر کے ناکام و نامراد اپنے زخم چاٹ رہی ہے۔ کابل سے صرف ستر کلو میٹر دور وادیٔ پغمان میں مجاہدین کا ناقابلِ تسخیر مورچہ موجود ہے۔ کابل شہر کے جنوب میں کابل خورد میں ان کی پناہ گاہیں ہیں، بلکہ کابل شہر بھی ان کی تگ و تاز سے محفوظ نہیں ہے۔ افغانستان کا نوے فیصد